

## Classic Urdu Material

میں نصیب ہوں کسی اور کا #

قسط نمبر چار #

حصہ اول #

از حرمیہ مرات #

آنکھ کھلنے پر اس نے خود کو بستر پر موجود پایا۔ اسکا سر درد سے گویا پھٹ رہا تھا۔ جیسے دماغ پر ہتھوڑے برس رہے ہوں۔

اٹھتے، انس نے وال کلاک پر نگاہ کی۔ رات کے ساڑھے نو بج رہے تھے۔

منہ ہاتھ دھونے کی غرض سے وہ واش روم چلی گئی۔

نل کھولتے، اس نے سر اٹھا کر سامنے آئینے کو دیکھا۔

متورم چہرہ، بکھرے بال، سرخ ہوتا بایاں گال۔۔۔ کیسی بدہئیت سی شکل لگ رہی تھی اس کی۔

## Classic Urdu Material

دھوکہ تو اسے بھی ملا تھا نا مگر اس نے تو کبھی ریا پر شک نا کیا۔ کبھی اپنی بھڑاس اس پر نا نکالی۔ تو وہ کیوں نہیں خود کو روک پاتا تھا؟ کیا وہ یوں ہی بات بات پر اسے ذلیل کرتا رہے گا؟ کیا اسکے ہر فعل کو وہ اروا کے رویے کی روشنی میں دیکھے گا؟ کیا انس کی پوری زندگی ایسے ہی گزر جائیگی؟ اسکا شوہر ساری عمر اسے اپنی سابقہ منگیت سے کمپیئر کرتا رہے گا؟

(میں کیا کروں، اللہ؟ چلی جاؤں یہاں سے؟ اور کتنا برداشت کروں ان کا رویہ؟ مجھ سے نہیں ہو رہا، اللہ۔ میں۔۔۔)۔

روم۔ ڈور کھلنے کی آواز پر اسکی سوچوں کو بریک لگا۔

ریا کا سوچ کر ہی اسکی مٹھیاں بھنچ گئیں۔

"انس، بیٹا"

آنے والا زیادہ نہیں تھا۔

(امی۔)۔ حنا کی آواز پر نکابند کر کے وہ باہر نکلی۔

سرعت سے بیڑ تک گئی۔ دوپٹہ اٹھا کر سر پر اس طرح سے ڈالا کہ بائیں طرف کا چہرے  
چھپ سا گیا۔

اب کیسی طبیعت ہے آپ کی؟ "وہ مبہم مسکرائی۔"

"الحمد للہ میں بالکل ٹھیک ہوں۔ اور تم جب سے سو کیوں۔۔۔ انس۔۔۔"

بولتے بولتے حنا رک گئیں۔

"جی؟"

تم ٹھیک تو ہو؟ تمہارا چہرہ مجھے ٹھیک نہیں لگ رہا۔ "اسکی سستی ہوئی صورت دیکھ حنا نے"  
اسکے چہرے کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

وہ پرے ہٹی تھی۔

میں ٹھیک ہوں۔ وہ۔۔۔ "وہ پھیکا سا مسکرائی۔ "بس کافی دیر سے سو رہی تھی۔ ابھی"  
"ابھی اٹھی ہوں تو۔۔۔"

اسکا ہاتھ پکڑ کر حنا نے اسے قریب کیا، اور اس کی مزاحمت کے باوجود اس کا آنچل سر سے

## Classic Urdu Material

"!ہٹایا۔" یہ کیا ہے؟! کیا ہوا ہے، انس؟

"یہ۔۔۔ کچھ نہیں۔" لب کچلتے، انس نے نظریں چرائیں۔ "کچھ بھی تو نہیں۔"

مجھے بتاؤ، بیٹا۔ "حنا کو انہونی کا احساس ہوا۔"

یہ۔۔۔ یہ ک۔ کیسے ہوا؟ "سمجھ تو انہیں آگئی تھی مگر انکا ذہن جیسے اس حقیقت کو قبول کرنے سے انکاری تھا۔"

کیا۔۔۔ کیا یاد نے۔۔۔ "انکا لہجہ کپکپایا۔"

اور،

ساس کا جملہ پورا ہونے سے پہلے انس کا ضبط چھلک پڑا۔

## Classic Urdu Material

امی۔۔۔"ہاتھوں میں چہرہ چھپائے، وہ سسکی تھی۔"

جبکہ،

حنا کی ہستی زلزلوں کی زد میں تھی۔ انکی اولاد یہ کر سکتی ہے انہیں یقین نہیں آرہا تھا۔ اگر کوئی انہیں کہتا تو وہ کبھی نامائیں کہ انکا بیٹا ایسی گھٹیا حرکت کر سکتا ہے، کہ وہ اتنا گر سکتا ہے۔ لیکن ابھی تو ثبوت انکے سامنے موجود تھا۔

(میری تربیت ایسی تو نا تھی۔)

اس لڑکی کی تکلیف انہیں تکلیف دینے لگی۔

حنانے اسے خود سے لگایا۔

انہیں پتا تھا کہ وہ انس کو پسند نہیں کرتا۔ لیکن، انہیں قطعاً اندازہ نہیں تھا کہ وہ اپنی بیوی پر

## Classic Urdu Material

ہاتھ اٹھانے سے بھی گریز نہ کرے گا۔

م۔ میں تو آپ کو ہاسپٹل لے کر گئی تھی نا، مگر وہ۔ وہ میری سن ہی نہیں رہے تھے۔ وہ " کہتے ہیں۔۔۔ " آنسوؤں کے درمیان وہ بمشکل بول رہی تھی۔

وہ کہتے ہیں کہ، میں۔ میں کسی کے ساتھ رنگ رلیاں نہ کر رہی ہوں۔ کہ، میں انہیں " دھوکہ دے رہی ہوں۔

وہ پیچھے ہوئی۔ "کیا میں ایسی ہوں امی؟ کیا میں ایسا کر سکتی ہوں؟ کیا میں آپ کو بھی ایسی لگتی ہوں؟ کیا میں اروا کی طرح ہوں؟ کیا میں۔۔۔ کیا میں اروا ہوں؟ " اشک متواتر اس کے رخسار کو بھگور رہے تھے۔

اسکی حالت دیکھ حنا کا دل کٹنے لگا۔

## Classic Urdu Material

کوئی نہیں۔ "انہوں نے اس کا سراپہ کندھے پر دھرا۔ "تم انس ہو، اروا"  
نہیں۔ میرے بیٹے کا تو دماغ خراب ہو گیا ہے۔ آنے دو اسے۔ پوچھتی ہوں اس سے کہ  
"کب تک چلے گا یہ سب۔ اور اگر اس نے یہی کچھ کرنا ہے تو تمہیں آزاد کر دے۔

امی۔۔۔ "انکے الفاظ و بے لچک انداز پر رونا بھول بھال وہ تھیر سے انہیں دیکھ کر رہ گئی۔"  
ریاد سے علیحدگی کا تو اس نے کبھی نہیں سوچا تھا۔

اتنا کچھ ہونے کے بعد بھی تم اس کے ساتھ رہنا چاہتی ہو؟! آفرین ہے تم پر اور تمہارے"  
ظرف پر، انس! "اسکی آنکھیں پڑھتے حنا بھی تھیر کا شکار ہوئیں۔ اور جو غصہ آیا وہ الگ۔

پھر کوئی خیال انکے ذہن سے گزرا۔



## Classic Urdu Material

تم نے کھانا بھی نہیں کھایا؟ چلو، تم ہاتھ منہ دھو کر آؤ۔ میں شزا سے کہتی ہوں کھانا"  
گرم کرے۔" اسکا ماتھا چومتے، وہ پیار سے بولیں۔

جب سے کمرے میں بند ہو۔ اور میں بھی سوچ رہی تھی کہ نجانے کیا وجہ ہے۔ اور اُسے "  
دیکھو بجائے بیوی سے معافی تلافی کرنے کے نکل گیا اک فون کال پر۔" گردن موڑ کر  
ٹائم دیکھتے وہ بڑبڑا کر رہ گئیں۔

آپ واقعی ان سے یہ سب کہیں گی؟" انس کو جیسے اب بھی شک تھا۔"

کیا، بیٹا؟" انہوں نے اس کے بال پیچھے کیے۔"

## Classic Urdu Material

"انس نے پلکیں جھکائیں۔" وہ ط۔ آزاد کرنے والی بات۔

حناکا پارا پھر چڑھنے لگا۔ "تو نا کہوں؟! اس گھر میں آکر۔۔۔ رِیاد سے نکاح کر کے تم نے ہماری فیملی کی عزت رکھی ہے، انس۔" حنا نے اسکا گال چھوا۔ "ہم پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ کوئی کوئی ہی ایسا فرمانبردار ہوتا ہے۔ کسی کسی میں ایسا حوصلہ ہوتا ہے۔ اور، اوپر سے تم اس کے طعنے تشنے، اسکا ہاتھ اٹھانا سہو؟ میں یہ برداشت نہیں کروں گی۔ رِیاد کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ اِروا کا غصہ وہ تم پر نکالے۔ کہ اس لڑکی کا بدلہ وہ تم سے لے۔ اسے اپنی "سوچ، اپنا رویہ بدلنا ہوگا۔ اگر وہ ایسا نہیں کر سکتا تو اسے تمہیں چھوڑنا ہوگا۔

حتی انداز اپناتے انہوں نے گویا بات ختم کی۔

پھر اسے دوبارہ سے کھانے کا کہتیں وہ چلی گئیں۔

## Classic Urdu Material

اور،

انس کو حنا کے لئے برا فیل ہوا۔

وہ سمجھ رہی تھیں کہ زیادہ انکی دھمکی پر ڈر جائیگا۔

(امی کو کیا پتا کہ زیادہ تو پہلی فرصت میں مجھے یہاں سے چلتا کریں گے۔)

## Classic Urdu Material

انکے اک وی۔ آئی۔ پی کلائینٹ کے اکاؤنٹ کا کچھ مسئلہ ہو گیا تھا۔ سینئر مینیجر کے بلانے پر ریادان کے گھر گیا تھا۔ کلائینٹ بھی وہیں موجود تھا۔

کام وغیرہ نمٹا کر وہ گھر کے لئے نکلا تو راستے میں اسکی گاڑی خراب ہو گئی۔۔۔ پھر مینیجر کا گھر تھا بھی کافی دور۔

سو، جب ریادان اپنے علاقے میں پہنچا تو رات گیارہ کا ٹائم ہو گیا تھا۔

پھر۔۔۔

اک تو اسکا ضمیر پہلے ہی اسے لعنت ملامت کر رہا تھا۔ اوپر سے امی نے بھی اسے اچھی خاصی سنائی تھیں۔

## Classic Urdu Material

حناسے انس کو آزاد کرنے کو کہہ رہی تھیں۔

انکی بات سن پہلے تو ریڈا الجھا تھا۔۔۔ شاید اس نے غلط سنا ہے۔ یا امی مذاق کر رہی ہیں۔ مگر جب اسے احساس ہوا کہ وہ خطرناک حد تک سنجیدہ ہیں۔ تو انکی بات پر گڑ بڑاتا نا وہ 'ہاں' کر سکا تھا نا 'ناں'۔

پھر، ماں کو کسی نا کسی طرح اس نے قائل کر ہی لیا۔

الفاظ ترتیب دیتا، کنپٹیاں سہلاتا وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا تھا۔

بیڈ پر دوسری طرف کو کروٹ لئے وہ لیٹی ہوئی تھی۔

## Classic Urdu Material

وہ اس تک آیا۔ اور اسکے سرہانے بیٹھ گیا۔

(اتنا کچھ الٹا سیدھا بول گیا۔) انس کا آنسوؤں کے نشان سے بھرا زرد چہرہ دیکھ کر زیادہ کو پچھتاوے نے آگھیرا۔

غلطی ساری اسی کی تو تھی۔ حنا کی دوائیاں وہی نالایا تھا۔ جبکہ انس نے اتنی بھاگ دوڑ کی تھی۔

(اور، میں نے اس کے ساتھ کیا کیا؟)۔

وہ ایسا ظالم تو نہیں تھا۔ اسکی ایسی نیچر تو نا تھی۔ لیکن اروا کی ریمیکشن نے اسے ایسا کر دیا تھا۔  
(تمہیں الٹا پوچھے، اروا۔)

## Classic Urdu Material

انس۔ "رِیاد نے ہولے سے اسے آواز دی۔"

انس کی آنکھیں بند تھیں۔ اسکے پکارنے پر بھی اس کے وجود میں کوئی جنبش ناہوئی۔

(شکر ہے یہ سوچکی ہے۔)

بے اختیار رِیاد نے شکر کا کلمہ پڑھا۔ انس کا سامنا کرنے کے لئے ابھی اسے کچھ اور وقت درکار تھا۔

باتھ روم ڈور بند ہوا تو انس نے آنکھیں واکیں۔ فی الحال رِیاد کی شکل دیکھنے کی بھی وہ روادار نا تھی۔ اور نا ہی اس سے بات کرنا چاہتی تھی۔

## Classic Urdu Material

"مجھے معاف کر دو۔"

یہ آواز۔۔۔

"ارو۔"



## Classic Urdu Material

ہاں، وہ ارواہی تھی۔

میں نے بہت غلط کیا۔ میں نے تمہارا دل توڑا ہے۔ مجھے معاف کر دو، ریاد، پلیز۔"  
ہاتھوں میں چہرا چھپاے وہ رو رہی تھی۔

میں اب تمہارے پاس آنا چاہتی ہوں۔ میں واپس آؤنگی، ریاد۔ "سراٹھا کر اس نے اسکی"  
"گرے آنکھوں میں جھانکا۔ "بہت جلد۔

اروا۔ "اس نے دونوں ہاتھ بڑھا کر اس لڑکی پر گرفت کرنا چاہی۔ ریاد کے ہر ہر انداز"  
سے بے تابی جھلک رہی تھی۔

## Classic Urdu Material

میرا انتظار کرنا۔ کرو گے نا تم؟ "رِیاد کو اپنے گال پر اسکا لمس محسوس ہوا۔"

پھر،

وہ گویا لمحہ بالمحہ دور ہوتی جا رہی تھی۔

ارو، رک جاؤ! مت جاؤ!۔۔۔ پلیز۔ "اپنی پوری رفتار سے وہ اسکی سمت بھاگ رہا" تھا۔۔۔ ملتجی ہوتا وہ چیخ رہا تھا۔

اور،

پھر،

وہ وہاں اکیلا رہ گیا۔

## Classic Urdu Material

ارواغائب ہو چکی تھی۔

وہ چلی گئی تھی۔۔۔

اسے چھوڑ کر۔۔۔

اک بار پھر۔

"ریاد۔"

(اروا؟)۔

"ریاد۔"

## Classic Urdu Material

اسکی سماعت میں اروا کی آواز گونجی۔ وہ اسے پکار رہی تھی۔۔۔

اور،

ریاد کی آنکھ کھل گئی۔۔۔ وہ محض اسکا خواب تھا۔

"ریاد۔"

ریاد نے آواز کی سمت گردن موڑی۔

اور، ریاد کی سانس جیسے رک گئی تھی۔۔۔

اسے اپنی بصارت پر یقین نا آیا۔

## Classic Urdu Material

اسکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھی وہ۔۔

وہ اروا تھی۔

اسکی اروا۔

اروا۔ "اس پر سے نظریں ہٹاے بغیر اٹھ کر بیٹھتے یہ نام سرگوشی کی صورتِ ریاد کے"  
لبوں سے ادا ہوا تھا۔

وہ پلکیں تک ناچھپک رہا تھا، کہ کہیں وہ لڑکی پھر سے غائب ناہو جائے۔

ڈرتے ڈرتے ریاد نے اپنی ہولے ہولے لرز تیں انگلیوں سے اسکا چہرا چھوا۔

(یا اللہ! یہ پھر میرا خواب ناہو۔ پلیز، اللہ!)

## Classic Urdu Material

"رِیاد۔۔۔"

اور۔۔۔

رِیاد کا دل یکبارگی زور سے دھڑکا۔

کیونکہ،

وہ کوئی سپنا تھا۔

وہ حقیقت تھی۔

اِروا اسکے سامنے موجود تھی۔

وہ۔۔۔

وہ لوٹ آئی تھی۔

## Classic Urdu Material

(اب سب ٹھیک ہو جائیگا۔)

وہ واقعی اسکے پاس واپس آگئی تھی۔

(بہت بہت شکریہ، اللہ!)۔

اروا! "لمحے کی تاخیر کیے بغیر یاد اسے خود میں بھیج چکا تھا۔"

ک۔ کیوں کیا تم نے ایسا؟ کیوں۔ کیوں م۔ مجھے چھوڑ کر چلی گئی؟ ہاؤ کڈیوڈ وِس ٹو "می؟"

اسکے لب و لہجے میں دکھ بول رہا تھا۔

اروا، تم نے م۔ مجھے بہت بہت ہرٹ کیا ہے۔ میں نے کبھی اپنی محبت تم پر ظاہر ناہونے

## Classic Urdu Material

دی، اسکی اتنی بڑی سزا دی تم نے مجھے۔ کیوں، اِروا؟" پیچھے ہو کر، اسکے گال پر پیار سے

انگلیاں پھیرتے، وہ پوچھ رہا تھا۔

رِیاد نے پھر سے اسے گلے لگایا۔

"دوبارہ ایسا مت کرنا۔ پلیز، کبھی بھی یوں نا کرنا، اِروا۔"

اسکے چہرے پر بار بار اپنے ہونٹوں سے چھوتے، رِیاد کا لہجہ شدتوں میں ڈوب گیا تھا۔ اسکی دھڑکن حد سے سوا تھی۔

"I love you. Don't...leave me ever again."

اسے لٹاتے وہ اس پر جھکتا چلا گیا تھا۔



گہری مسکان لئے ریاد نے اپنی بانہوں میں مقید لڑکی کی آنکھوں میں جھانکا۔

اور،

وہ بری طرح سے ٹھٹکا تھا۔

اروا کی تو گرین آئیز تھیں۔

## Classic Urdu Material

جبکہ،

یہ آنکھیں تو۔۔۔ کالی۔۔۔

دفعۃً، رِیاد کا دل تیز رفتار سے بھاگنے لگا۔ (ن۔ نہیں۔ اے خدا، پلیز، یہ محض میرا خواب ہو۔۔۔ وہم ہو۔)۔

"رِیاد۔۔۔"

لیکن، یہ رِیاد کا گمان نہ تھا۔

وہ،

وہاروا نہیں تھی۔

## Classic Urdu Material

اسکے پہلو میں موجود لڑکی۔۔

اسکے حصار میں گھری لڑکی۔۔

اروا نہیں تھی۔

وہ تو۔۔۔

(تو کیا۔۔؟)

کل رات اسکے ساتھ اروا نہیں تھی۔

بلکہ،

گزری شب اس نے جس لڑکی پر اپنی محبتیں لٹائیں تھیں وہ۔۔۔

وہ انس تھی۔۔۔

## Classic Urdu Material

انس رضوی۔

اسکی بیوی۔

جبکہ،

خلوت کے لمحات میں وہ اروا کا نام جپتا رہا تھا۔

اپنے خواب کے زیر اثر وہ ساری رات انس کو۔۔۔ اروا سمجھتا رہا تھا۔

(اوہ میرے اللہ!)

گویا ساتوں آسمان اس پر آگرے تھے۔

یکدم، ریاد کو لگا جیسے اس کے حواس اسکا ساتھ چھوڑنے لگے ہوں۔

(اور، اس لڑکی پر کیا بیتی ہوگی؟)۔ ریاد نے انس کے چہرے پر سے نگاہ ہٹائی۔۔۔ وہ جیسے

## Classic Urdu Material

اس سے نظریں ملانے کے قابل نہ رہا تھا۔

رِیاد کو اپنے چہرے پر انگلیوں کا لمس محسوس ہوا۔

رِیاد۔۔۔ "انس کچھ کہہ رہی تھی۔"

مگر، اس سے رِیاد کو کچھ سجھائی نہ دے رہا تھا۔

م۔۔۔ میں۔۔۔ "وہ جھٹکے سے اس سے الگ ہوا تھا۔"

مجھے۔۔۔ مجھے کام پر جانا ہے۔ "بیڈ سے اترتا، وہ پہلی بار اپنی بیوی کے سامنے ہکلا یا"

تھا۔۔۔ رِیاد بھول گیا تھا کہ آج اتوار ہے۔

## Classic Urdu Material

پھر، کپکپاتے قدموں سے وہ روم سے ہی نکل گیا تھا۔

پھر اتوار کا پورا دن وہ گھر نہ آیا تھا۔

اسکی ماں اور بہن انس سے بار بار پوچھتیں کہ چھٹی کے روز وہ کہاں چلا گیا ہے مگر اسے خود

## Classic Urdu Material

پتا ہوتا تو وہ انہیں بتاتی۔

پھر رات کے ایک بج گئے اور وہ نا آیا۔ یہاں تک کہ انس سو بھی گئی۔

اگلے دن اسے حنا سے پتا چلا تھا کہ کام کے سلسلے میں زیادہ کچھ عرصے کے لئے دوسرے شہر چلا گیا تھا۔

مطلب۔۔۔ وہ منظر سے غائب ہو گیا تھا۔

بجائے معافی تلافی کرنے کے، کوئی وضاحت دینے کے زیادہ راہ فرار اختیار کر لی تھی۔

اور اگر واقعی کوئی ضروری کام تھا بھی تو وہ فون پر اس سے بات تو کر سکتا تھا نا؟

## Classic Urdu Material

لیکن نہیں۔ بس ماں کو فون کھڑکا دیا اور قصہ ختم۔

(ریاد کی نظروں میں میری واقعی کوئی اوقات نہیں ہے؟ وہ میرے ساتھ جو چاہے کر لیں اور میں چپ رہوں؟)۔

جب ریاد کی زندگی میں اسکی کوئی اہمیت نہ تھی۔ جب وہ اسے کسی قابل نہیں سمجھتا تھا۔ تو پھر اس گھر میں اسکا رہنے کا کیا جواز بنتا تھا؟

اور،

اُسی لمحے انس نے فیصلہ کر لیا تھا۔



پھر وہ اپنے گھر آگئی تھی۔

اسکے یوں اچانک آنے پر حیدر نے کوئی استفسار تو نہ کیا تھا لیکن انکی سوالیہ نظروں کے جواب میں انس نے محض اک جملہ کہا تھا۔

"آپ کے مرحوم دوست کا بیٹا یقیناً یہ تعلق نبھانا نہیں چاہتا۔"

اسکے بعد دونوں باپ بیٹی کے مابین اس موضوع پہ کوئی بات نہ ہوئی تھی۔

## Classic Urdu Material

البتہ، اس نے حیدر کو سختی سے منع کیا تھا کہ وہ فی الحال زیاد سے کوئی رابطہ، کوئی باز پرس نہ کریں۔

کیوں؟ کیونکہ۔۔۔ وہ زیاد کو اک ماہ کا موقع دے کر اسکی سنگدلی کی حد اور اپنی برداشت کی حد دیکھنا چاہتی تھی۔

جبکہ، اسکی آمد پر ماہا کی خوشی دیدنی تھی۔ اب وہ انتظار میں تھیں کہ کب انکی بیٹی کو اُس مڈل-کلاس گھرانے سے ہمیشہ کے لئے نجات ملتی ہے۔

ابھی انس ویڈیو کال پر اپنے بھائیوں سے بات کر رہی تھی۔

ارسل اور اسفند جڑواں تھے، اور آؤٹ۔ آف۔ سٹی کیڈٹ کالج میں زیرِ تعلیم تھے۔ اور، وہیں ہاسٹل میں رہتے تھے۔

"ہم آپ کی شادی پر بھی نا آسکے، اور ہم نے تو۔۔۔"

اسفند نے ارسل کی بات کاٹی۔

## Classic Urdu Material

"ریاد بھائی کی شکل تک نہیں دیکھی ہوئی۔ اور ناہی۔۔۔"

منہ بسورتے اب کے ارسل بولا تھا۔

"ان سے کبھی ملے ہیں۔"

وہ دونوں ایسے ہی اک دوسرے کے جملے مکمل کیا کرتے تھے۔

عدیم اور انس کی شادی پر انہوں نے آنا تھا، مگر۔۔۔

پھر حیدر نے ساری صورتحال بتا کر انہیں آنے سے منع کر دیا تھا۔

کوئی بات نہیں۔ جب تم لوگ ویکیشن پر آؤ گے تو میرے گھر۔۔۔" (میرا گھر؟)

## Classic Urdu Material

نہیں۔ وہ گھر کبھی میرا تھا ہی نہیں، اور ناہو گا۔" چلنا اور چاہو تو وہاں اسے بھی کر لینا۔"  
بظاہر مسکراتے کس دل سے وہ انھیں دلا سے دے رہی تھی، وہی جانتی تھی یا اسکا خدا۔  
جس گھر میں اسکی کوئی عزت نا تھی، بھلا اس گھر میں اسکے بھائیوں کو ویکم کہا جائیگا؟  
وہ دل ہی دل میں استہزایہ ہنس رہی تھی۔۔۔ رو رہی تھی۔

پھر، وہ دونوں اسے کیمپس کے قصے سنانے لگے تو کچھ دیر وہ بہل گئی تھی۔

کال ختم ہوئی تو ڈپریشن نے اک بار پھر انس کا گھیراؤ کر لیا۔

وہ اب تک انتظار میں تھی کہ 'وہ آئیگا، یا کم از کم اک کال تو ضرور کرے گا۔ مگر۔۔۔

(میں بھی کتنی پاگل ہوں۔ ناممکن کی امید لگائے بیٹھی ہوں۔)۔

جب اسکی موجودگی اس شخص پر اثر انداز نہ ہوئی تھی، تو اب تو وہ وہاں تھی بھی نہیں۔  
(اب تو وہ کھل کر اپنی پہلی محبت کا سوگ مناتے ہوں گے۔)

وہ تو اس سے علیحدگی چاہتی تھی، تب ہی تو وہاں سے بھاگ آئی تھی، تو پھر ہر دم اس کا ویٹ  
کیوں کرتی تھی؟

(کیونکہ تمہیں خود نہیں پتا، انس، کہ تم کیا چاہتی ہو۔)

ہاں، مجھے خود نہیں پتا کہ میں کیا چاہتی ہوں۔ "زیر لب بولتے وہ بیڈ پر لیٹ گئی۔"

نجانے یہ اونٹ کس کروٹ بیٹھنا تھا، اور آگے کیا ہونے والا تھا۔

اور،

پھر،

اسکا بظاہر لا حاصل انتظار اک لفافے کی صورت آخر کار اختتام پذیر ہو ہی گیا۔

اُس سے صرف وہی گھر پر موجود تھی۔ اسلیے ٹی۔سی۔ ایس سے موصول ہونے والا خاکی

## Classic Urdu Material

رنگ کا وہ لفافہ چوکیدار نے اسے لاتھمایا تھا۔

بغیر دیکھے، بغیر این۔ ویلوپ کھولے بھی وہ جانتی تھی کہ یہ کیا ہے۔

ڈیوورس پیپرز۔

(اس!)۔ وہ تو لمحوں میں ڈھے گئی تھی۔



وہ جو پہلے بھی گم صم رہتی تھی، اب اسکی حالت مزید خراب ہو گئی تھی۔

وہ بیمار پڑ گئی تھی۔۔۔ تیز بخار جو اترنے کا نام نہ لیتا تھا۔ ڈاکٹر نے وجہ ٹینشن بتائی تھی۔

حیدر، ماہا بارہا پوچھتے مگر وہ انھیں اُن پیپرز کا نہ بتا پارہی تھی۔

وہ تو خود اب تک شک سے نانگلی تھی۔۔۔

اسکے ساتھ اتنا کچھ غلط کرنے کے بعد ریاد نے کتنی آسانی سے یہ اقدام بھی اٹھالیا تھا۔

اسے ذرا بھر ندامت نا ہوئی؟

وہ بالکل ناہنجکچا یا؟

## Classic Urdu Material

(انھیں میرا خیال نا آیا؟)۔

CLASSIC URDU MATERIAL